31

یہ امتحان کا وقت ہے ایسے موقع پر ہر شخص کو مردِ میدان ثابت ہونا چاہیئے

(فرمودہ 5 ستمبر 1947ء بمقام لاہور)

تشہّد ،تعوّ ذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

'' آج جبکہ لاکھوں انسان موت کے گھاٹ اُتارا جارہا ہے یا موت کے مقام سے بھاگنے کی کوشش کر رہا ہے لمبی باتیں اور لمبی کہانیاں کچھ فائدہ نہیں دے سکتیں۔ ایسے خطرناک وقت میں سوچنے اور کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ وقت قربانی اور ایثار کا ہوتا ہے نہ کہ باتیں کرنے کا۔ آجکل ہماری جماعت جن مشکلات میں سے گزر رہی ہے شاید باقی جماعتیں ان مشکلات میں سے نہیں گزر رہیں۔ بلکہ شاید کیا یقیناً دوسری جماعتوں کو اُس قسم کی مشکلات درپیش نہیں ہیں جو ہماری جماعت کو درپیش ہیں۔ کیونکہ ہمارا مرکز ہاں وہ مرکز جو ہماری امیدوں کی آماجگاہ ہے اور جس کا نام سن کر ہمارے دل دھڑکنے لگتے ہیں وہ ایسے علاقے میں ہے اور ایسے حالات سے دوچار ہو رہا ہے کہ دُنیوی اسباب کو مدنظر رکھتے ہوئے اُس کے بچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ پس سب سے زیادہ مشکلات ہمارے لئے ہیں۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ جو مشکلات ہمیں پیش آئی ہیں وہ انسانی تدبیر سے بالا تھیں۔ میرے نزدیک یہ مشکلات ایسی ہیں کہ اگر صحیح تدابیر اختیار کی جاتیں تو یہ حالات پیدا ہی نہ ہوتے۔ اور عام مسلمانوں کو بھی اور احمدیوں کو بھی یہ مشکلات پیش نہ آتیں۔ لیکن اب وقت ہاتھ سے نکل چکا ہے اور نکتہ چینی کا کوئی فائدہ نہیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے

ایسے اوقات قربانی اور کام کرنے کے ہوتے ہیں۔ مگر بہرحال ایک دفعہ دنیوی لحاظ سے ہماری جماعت کی بنیادیں بظاہر ہل گئی ہیں۔ اور اب اللہ تعالیٰ امتحان لینا چاہتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ازسرِنَو ان بنیادوں کو مضبوط کیا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ کتنے ہیں جو ایمان اور اخلاص کے مَیدان میں پُورے اُترتے ہیں اور کتنے ہیں جو قربانی اور ایثار سے کام لے کر اپنے ایمانوں پر مُہر ثبت کرتے ہیں۔ اِنہی مسائل پر روشنی ڈالنے کے لئے مَیں قادیان سے آیا ہوں کہ جماعت کے سامنے اُن امور کو پیش کروں جن کے متعلق میں مشورے کی ضرورت سمجھتا ہوں۔

مَیں آج جماعت سے صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ یہ اُس کے امتحان کا وقت ہے۔ ایسے موقع پر ہر شخص کو مردِ میدان ثابت ہونا چاہیئے اور جو شخص ایسے وقت میں مردِ میدان ثابت نہیں ہوتا اُسے پکڑ کر کھڑا رکھنا بھی جائز نہیں ہوتا۔ ایسے شخص کو اَب جلدی ہی جماعت سے علیحدہ ہونا پڑے گا۔ اب جماعت کو ایسے امتحانات پیش آنے والے ہیں کہ جن کے بعد وہی لوگ اِس جماعت میں شامل رہ سکیں گے جو قربانیوں میں شامل ہوں گے۔ باقی لوگوں کو اُن کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا جائے گا۔ وہ زمانہ چلا گیا کہ جب ہم یہ کہتے تھے کہ یہ کچھ ہماری طرف سے خُدا کے لئے پیش ہے۔ اب وہ زمانہ آ گیا ہے جبکہ ہم یہ نہ کہیں گے کہ یہ چیز ہماری طرف سے پیش ہے بلکہ اب اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ منتظم ہم سے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے مال میں سے اِتنا ہم تم کو دیتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو ایسی قربانی سے بچنے کی کوشش کرے گا جماعت میں شامل نہیں رہ سکے گا۔ اگر نوّے فیصدی لوگ بھی اِس ابتلا میں گر جائیں تو بھی مَیں یقین رکھتا ہوں کہ بقیہ جماعت سینکڑوں گُنے زیادہ کام کر سکے گی۔ پس تم میں سے ہر شخص کو دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اُسے احمدیت میں ثابت قدم رکھے اور سچی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک دن رات میں ہم امن میں رہنے والے جنگ و جدال میں مبتلا کر دیئے گئے اور پُرامن ہندوستان میں رہنے والے یاغستان 1 میں پھینک دیئے گئے۔ لیکن اگر یہ صحیح ہے کہ اِس دنیا کا پیدا کرنے والا کوئی خُدا ہے اور اگر یہ صحیح ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دین سچا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ دین ہے اور اگر یہ درست ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین میں کمزوری پیدا ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا تا کہ آپ دوبارہ اِس

دین کو قائم کریں۔ تو پھر یہ ممکن ہوسکتا ہے کہ سُورج ڈوبے اور پھر نہ چڑھے اور ہم اس کے چڑھنے کا انتظار کرتے رہیں۔ یا سورج چڑھے اور وہ نہ ڈوبے اور ہم اُس کے ڈوبنے کا انتظار کرتے رہیں۔ مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ بڑی سے بڑی آفت بھی اسلام کو کوئی نقصان پہنچا سکے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق پرانی کتابوں میں آتا ہے کہ وہ کونے کا پتھر ہے جس پر وہ گرے گا اُسے چکنا چُور کردے گا اور جو اِس پر گرے گا وہ بھی چکنا چُور ہوگا [2]۔ سو یقیناً ہم آئندہ ابتلاؤں میں کامیاب ہوں گے۔ لیکن یہ خُوشی اُنہی کے لئے ہوگی جو اِس وقت ہلاکت کے سمندر میں اپنے آپ کو یہ کہتے ہوئے ڈال دیں گے کہ:

ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم''

(الفضل 17 ستمبر 1947ء)

---

[1]: یاغستان: یاغستان اُس علاقہ کو کہتے ہیں جو تقسیم سے قبل سرکار انگریزی کی سرحد اور افغانستان کی سرحد کے پاس واقع ہے۔ افغان سرحد کا تعیّن ڈیورنڈ کمیشن نے کیا تھا اور اُس وقت یہ تمام علاقہ انگریزوں کا حلقہ اثر کہلاتا تھا۔ لیکن درحقیقت وہاں کوئی حکومت نہیں تھی اس لئے اُسے یاغستان کہتے تھے جس کے لفظی معنی یہ تھے کہ ''باغیوں کا ملک'' (مشاہدات کابل و یاغستان مصنفہ مولوی محمد علی قصوری)

[2]: متی باب 21 آیت 42 تا 44